

میرے پاس امام موسیٰ کاظم (ع) نے ایک نسخہ امیر المومنین (ع) کی وصیت کا ارسال فرمایا جس کا مضمون یہ تھا۔
”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ علی (ع) بن ابی طالب (ع) کا وصیت نامہ ہے، علی (ع) اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ خدا
” وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں، انہیں پروردگار نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ
اس دین کو تمام ادیان عالم پر غالب بنائیں چاہے یہ بات مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ (پروردگار ان پر اور ان کی آل
پر رحمت نازل کرے) اس کے بعد میری نماز میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو رب
العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے اطاعت گزار بندوں میں
ہوں۔

میرے فرزند حسن (ع)! میں تمہیں اور اپنے تمام اہل خانہ، تمام اولاد اور جہاں تک میرا یہ پیغام پہنچے سب کو وصیت
کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو اور خبردار بغیر اسلام کے دنیا سے نہ جانا، ریسمان الہی سے وابستہ رہو
آپس میں تفرقہ نہ ہونے پائے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا ہے کہ آپس کی اصلاح تمام نماز روزہ سے بہتر ہے اور دین
کو تباہ و برباد کرنے والی شے آپس کی لڑائی اور مخالفت ہے، کوئی طاقت خدائے علی و عظیم کے بغیر نہیں ہے۔
اپنے قرابتداروں پر نگاہ رکھنا اور ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا تا کہ پروردگار تمہارے حساب کو آسان کر دے۔
دیکھو یتیموں کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا، وہ بھوکے نہ رہنے پائیں اور تمہارے سامنے برباد نہ ہو جائیں، میں نے
رسول اکرم کی زبان سے سنا ہے کہ جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے گا یہاں تک کہ وہ مستغنی ہو جائے پروردگار
اس کے لئے جنت کو لازم قرار دیدے گا جس طرح کہ مال یتیم کھانے والے کے لئے جہنم لازم ہے۔
اللہ کو یاد رکھنا قرآن کے بارے میں، کہ اس پر عمل کرنے میں دوسرے لوگ تم سے آگے نہ نکل جائیں۔
اور اللہ کو یاد رکھنا ہمسایہ کے بارے میں کہ رسول اکرم نے ان کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور آپ برابر اس قدر
زور دیتے تھے کہ یہ خیال ہوتا تھا کہ شائد انہیں میراث میں بھی حصہ دلوا دیں گے۔
اللہ کو یاد رکھنا اس کے گھر کے بارے میں کہ جب تک تم باقی رہو کعبہ تم سے خالی نہ ہونے پائے کہ اگر وہ نظر انداز
ہو گیا تو تمہاری کوئی اوقات نہ رہ جائے گی۔
اس کا ارادہ کرنے والا کم سے کم یہ برکت لے کر واپس ہوتا ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
اللہ کو یاد رکھنا نماز کے بارے میں کہ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون ہے۔
اللہ کو یاد رکھنا زکوٰۃ کے بارے میں کہ اس سے غضب پروردگار سرد پڑ جاتا ہے۔
اللہ کو یاد رکھنا ماہ رمضان کے بارے میں کہ اس کے روزے جہنم کی سپر ہیں۔
اللہ کو یاد رکھنا فقراء اور مساکین کے بارے میں کہ انہیں اپنی معیشت میں شریک رکھنا۔
اللہ کو یاد رکھنا مال اور جان اور زبان سے جہاد کے بارے میں کہ جہاد کرنے والے دو ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں یا
امام برحق یا اس کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے۔
اللہ کو یاد رکھنا اپنے رسول کی ذریت کے بارے میں کہ تمہارے سامنے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ تم ان سے دفاع
کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔

اللہ کا خیال رکھنا اپنے رسول کے ان اصحاب کے بارے میں جنہوں نے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کی اور نہ کسی بدعتی کو پناہ دی ہے کہ رسول اکرم نے ایسے اصحاب کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور بدعتیں ایجاد کرنے والے اور ان کا اتباع کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا عورتوں اور کنیزوں کے بارے میں کہ رسول اکرم کے آخری کلمات یہی تھے کہ تمہیں دو کمزوروں کے بارے میں وصیت کر رہا ہوں ایک عورت اور ایک کنیز۔

الصلوة ، الصلوة ، الصلوٰۃ ، دین خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا ، اللہ تمہیں پر اذیت کرنے والے اور ظالم کے شر سے محفوظ رکھے گا، لوگوں سے اچھی باتیں کرنا جس طرح کہ پروردگار نے حکم دیا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نظر انداز نہ کرنا کہ خدا تمہارے اوپر اشرار کو مسلط کر دے اور پھر تم فریاد بھی کرو تو کوئی سننے والا نہ ہو۔

میرے فرزند و! آپس میں تعلقات رکھنا ، ایک دوسرے پر مال صرف کرنا، ایک دوسرے کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا اور خبردار قطع تعلق ، تفرقہ اور منہ پھیر لینے کی پالیسی پر عمل نہ کرنا ، نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا، گناہ اور تعدی پر پرگز تعاون نہ کرنا ، اللہ سے ڈرو کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے خدا تم سب گھر والوں کو سلامت رکھے اور تمہارے درمیان نبی کی یادگار کو زندہ رکھے، میں تمہیں خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور آخری سلام کر رہا ہوں، اللہ کی رحمت و برکت تمہارے شامل حال ہے۔ (کافی

7

ص

51

/

7

)-

774

- امام باقر (ع) جابر بن یزید الجعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک میرے دوست نہیں ہو سکتے ہو جب تک اس قدر استقلال نہ پیدا ہو جائے کہ سارے شہر والے اس راہ میں تمہاری مذمت کریں تو کوئی تکلیف نہ ہو اور تعریف کریں تو کوئی مسرت نہ ہو، دیکھو اپنے نفس کو تعریفوں پر نہیں ، کتاب خدا پر کھو، اگر دیکھو کہ اس کی راہ پر چل رہے ہو، اس کے فرمان پر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے ہو اور اس کے ثواب کی رغبت رکھتے ہو اور اس کے ڈرانے سے ڈرتے ہو تو اسی راہ پر قائم رکھو اور خوش ہو کہ اب کسی کا قول تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے، لیکن اگر قرآن سے الگ ہو گئے تو

کون سی شے ہے جو تمہارے نفس کو مغرور بنائے ہوئے ہے۔ (تحف العقول ص

284

)-

775

- امام باقر (ع) اپنے بعض شیعوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے میرے

شیعو!

سنو اور سمجھو! ان وصیتوں کو جو ہمارے دوستوں کے لئے ہمارے عہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

دیکھو ، قول میں صداقت سے کام لو معاملات میں دوست اور دشمن دونوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، آپس میں لوگوں کے ساتھ مالی ہمدردی کرو، دلوں سے ایک دوسرے کو دوست رکھو، فقراء پر مال خرچ کرو، امور میں اتحاد و اتفاق رکھو، کسی کے بارے میں خیانت اور فریب سے کام نہ لو، یقین کے بعد شک پیدا مت کرو، اقدام کے بعد بزدلی کا مظاہرہ مت کرو، خبردار کوئی اہل مودت سے پیٹھ نہ پھرائے ، اغیار کی محبت کی خواہش مت رکھو اور نہ ان سے دوستی کی فکر کرو، اللہ کے علاوہ کسی کے لئے عمل نہ کرو اور نبی کے علاوہ کسی پر ایمان نہ رکھو اور نہ اس کا قصد کرو، اللہ سے

مدد طلب کرو اور پھر صبر کرو“ زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے، یاد رکھو خدا اپنی زمین کا وارث نیک بندوں کے علاوہ کسی کو نہ بنائے گا۔ دیکھو ہمارے شیعوں میں اللہ اور رسول کا دوست وہی ہے جو بات میں سچا ہو، وعدہ کو وفا کرتا ہو، امانت کو پہنچا دیتا ہو، حق کا بوجھ اٹھا لیتا ہو واجب مطالبات پر عطا کرتا ہو، حق کے احکام پر عمل کرتا ہو، ہمارا شیعہ وہی ہے جس کی سماعت اس کے علم سے آگے نہیں جاتی ہے۔ ہمارے بارے میں عیب لگانے والوں کی تعریف نہیں کرتا ہے، ہمارے دشمن سے تعلقات نہیں رکھتا ہے، ہم سے بیزار رہنے والوں کے ساتھ بیٹھتا نہیں ہے، مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اس کا اکرام کرتا ہے۔ جاہل سے ملتا ہے تو اسے نظر انداز کر دیتا ہے ہمارا شیعہ کتوں کی طرح شور نہیں مچاتا ہے اور نہ کوؤں کی طرح لالچی ہوتا ہے، ہمیشہ صرف اپنے برادران ایمانی سے سوال کرتا ہے اور اغیار سے سوال نہیں کرتا ہے چاہے بھوکا ہی کیوں نہ مر جائے، ہمارا شیعہ ہماری جیسی بات کرتا ہے اور ہمارے معاملہ میں اپنے دوستوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور ہماری محبت میں دور والوں کو قریب بنالیتا ہے اور ہماری دشمنی کی بنا پر قریب والوں کو بھی دور کر دیتا ہے۔ (دعائم الاسلام)

1

ص

64

)-

776

- عبداللہ بن بکیر ایک شخص کے حوالہ سے امام باقر (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس ہماری ایک جماعت وارد ہوئی اور ہم نے گزارش کی کہ ہم لوگ عراق جا رہے ہیں ہمیں کچھ نصیحتیں فرمائیں؟ فرمایا کہ تمہارے طاقتور کا فرض ہے کہ کمزور کو قوی بنائے اور غنی، فقیر کا خیال رکھے، خبردار ہمارے اسرار کو نشر نہ کرنا اور ہمارے خاص معاملات کا اعلان نہ کرنا! اگر تمہارے پاس ہماری طرف سے کوئی خبر آئے اور اس پر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو فوراً لے لینا ورنہ تہرجانا اور ہماری طرف واپس کر دینا تا کہ ہم تمہارے واسطے اس کی وضاحت کریں۔ (کافی

2

ص

222

/

4

)-

777

- خطاب کوفی، مصعب بن عبداللہ الکوفی کہتے ہیں کہ سدیر صیرفی امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس اصحاب کی ایک جماعت موجود تھی آپ نے فرمایا

!سدیر

ہمارے شیعہ ہمیشہ ہماری نگاہ میں، ہماری حفاظت میں، ہر طرح سے مامون و محفوظ رہیں گے جب تک اپنے اور اپنے خالق کے درمیان تعلقات ٹھیک رکھیں گے اور ائمہ کے ساتھ نیت صحیح رکھیں گے، اپنے بھائیوں کے ساتھ اس طرح اچھا برتاؤ کریں گے کہ کمزوروں پر مہربانی کریں گے اور فاقہ کشوں کو مال عطا کریں گے، ہم کسی کو ظلم کا حکم نہیں دیتے ہیں، صرف احتیاط تقویٰ اور ورع کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مواسات اور ہمدردی کرو کہ روز اول اور دور آدم (ع) سے اللہ کے دوست ہمیشہ قلیل اور کمزور رہے ہیں، ان میں آپس میں ہمدردی (بیحد ضروری ہے۔) محاسن برقی (ر

1

-اسماعیل بن جابر امام صادق (ع) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے اصحاب کون یہ خط لکھا اور انہیں حکم دیا کہ اس پر نظر رکھیں ، اسے یاد رکھیں ، اس پر عمل کریں اور آپس میں اس پر مذاکرہ کرتے رہیں، چنانچہ وہ حضرات اس وصیت نامہ کو اپنے گھر کی جائے نماز پر رکھتے تھے اور ہر نماز کے بعد اس کا مطالعہ کرتے تھے۔

اما بعد ، اپنے پروردگار سے عافیت طلب کرو، سکون ، وقار اور اطمینان نفس کو اپنا شعار بناؤ ، حیات و غیرت کو اختیار کرو اور ان تمام چیزوں سے دور رہو جن سے تمہارے پہلے اللہ کے نیک بندوں نے دوری اختیار کی ہے، خیردار بہتان، الزام تراشی ، گناہ اور ظلم سے زبان کو آشنا نہ کرو کہ تم نے ان مکروہ اور ناپسندیدہ اقوال سے زبان کو بچالیا تو اس میں پروردگار کے نزدیک تمہارے لئے خیر ہے۔

ایسی ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو آشنا کرنا بندہ کے لئے تباہی کا سبب اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور خدا اسے گونگا ، بہرا اور اندھا بنادیتا ہے جس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت

18

کا مصداق ہوجاتا ہے ” یہ لوگ بہرے ، گونگے اور انڈھے ہیں کہ اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں یعنی بولنے کے لائق نہیں ہے اور پھر انہیں اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ معذرت کرسکیں “ (سورہ رسائل آیت

36

)-

خبردار جن چیزوں سے خدا نے روکا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا اور ان باتوں کے علاوہ خاموش رہنا جن میں آخرت کا فائدہ ہو اور خدا اجر و ثواب دے سکے ، تسبیح و تقدیس و تہلیل و ثنائے پروردگار کرتے رہتا، اس کی بارگاہ میں تضرع و زاری کرنا اور ان چیزوں میں رغبت پیدا کرنا جو اس کے پاس ہیں اور جن کی قدر و منزلت اور حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اپنی زبان کو ان باتوں سے دور رکھو جن کلمات باطل سے خدا نے روکا ہے اور جن کا انجام ہمیشہ کا عذاب چہنم ہے اگر انسان توبہ نہ کرلے اور ان سے بالکل الگ نہ ہوجائے۔

دعا کرتے رہو کہ مسلمانوں نے کوئی کامیابی اور کامرانی دعا سے بہتر اور تضرع و زاری سے بالاتر وسیلہ سے حاصل نہیں کی ہے، جس چیز کی خدا نے رغبت دلائی ہے اس کی رغبت رکھو اور جس چیز کی طرف دعوت دی ہے ادھر قدم آگئے بڑھاؤ کہ کامیابی حاصل کرلو اور عذاب الہی سے نجات پا جاؤ۔

خبردار تمہارا نفس کسی حرام کی لالچ میں نہ پڑ جائے کہ جس نے دنیا میں محرّمات الہیہ کی پرواہ نہیں کی خدا آخرت میں اس کے اور جنت و نعمات و لذات جنت کے درمیان حائل ہوجائے گا اور اسے اہل جنت کی دائمی اور ابدی کرامت و عظمت سے محروم کردے گا۔

یاد رکھو ، بدترین اور خطرناک ترین حصہ اس کا ہے جس نے اطاعت الہی کو ترک کرکے معصیت کا راستہ اختیار کیا اور دنیا کی چند روزہ زائل ہوجانے والی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمت و لذت و کرامت پر مقدم کرکے محرّمات الہی کو پامال کردیا، افسوس ہے ایسے افراد کے لئے کیا بدترین حصہ ان کو ملا ہے اور کیا خسارہ آمیز واپسی ہوئی ہے اور کیا بدترین حال روز قیامت ہوا ہے۔

اللہ سے پناہ طلب کرو کہ تمہیں ایسا نہ ہونے دے اور ایسی بلاء میں مبتلا نہ کرنے کہ اس کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے، دعاؤں میں کثرت پیدا کرو کہ پروردگار اپنے بندگان مومنین سے کثرت دعا کو پسند کرتا ہے اور اس نے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور خدا روز قیامت ان دعاؤں کو بھی ایک ایسا عمل خیر بنادے گا جس سے جنت کے درجات میں اضافہ ہوجائے گا۔

جہاں تک ممکن ہو دن رات کی تمام ساعتوں میں ذکر خدا کرتے رہو کہ اللہ نے تمہیں کثرت ذکر کا حکم دیا ہے اور وہ بھی اپنا ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور یاد رکھو کہ جب بھی کوئی بندہ مومن اسے یاد کرتا ہے تو وہ بھی اسے خیر سے یاد کرتا ہے، اپنی طرف سے خدا کی بارگاہ میں کثرت عبادت کا ہدیہ پیش کرو کہ اس کی بارگاہ میں کسی بھی خیر کا حصول اس کی اطاعت اور ان تمام محرمات سے اجتناب کے بغیر جن کا ذکر ظاہر یا باطن قرآن میں کیا گیا ہے... ممکن نہیں ہے۔

یاد رکھو کہ خدا نے جس شے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا سنت و سیرت پیغمبر اکرم کا اتباع کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنے افکار اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ، جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کہ تم جو نیکی بھی کرو گے وہ اپنے لئے کرو گے اور تمہاری برائی بھی تمہارے ہی لئے ہوگی۔ اے وہ جماعت جس کے امور کا خدا محافظ ہے! تمہارا فرض ہے کہ سنت رسول اور آثار ائمہ ہدی و اہلبیت (ع) رسول اللہ کا خیال رکھو کہ جس نے ان چیزوں کو اختیار کر لیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کشی کر لی وہ گمراہ ہو گیا، یہی وہ حضرات ہیں جن کی ولایت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ اتباع سنن و آثار میں مختصر عمل کی پابندی بھی روز قیامت بدعتوں اور خواہشات کی پیروی سے کہیں زیادہ مفید اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے۔

یاد رکھو کہ خواہشات اور بدعات کا اتباع خدا کی ہدایت کے بغیر کھلی ہوئی گمراہی ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے خدا کی بارگاہ میں کسی خیر کا حصول اطاعت اور صبر و رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ صبر و رضا خود ہی اطاعت پروردگار ہے۔

اور یاد رکھو کہ کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک ایمان نہیں کہا جاسکتا ہے جب تک وہ خدا کے برتاؤ سے راضی نہ ہو اور اس کے برتاؤ کو اپنی پسند و ناپسند پر مقدم نہ رکھے اور خدا صبر و رضا والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گا جس کے وہ اہل ہوں گے اور وہ برتاؤ ان کی اپنی پسند سے یقیناً بہتر ہوگا۔

تمہارا فرض ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو بالخصوص نماز ظہر کی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو رہو جس طرح اس نے تم سے پہلے والوں کو بھی حکم دیا ہے اور تمہیں بھی حکم دیا ہے۔

اور تمہارا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں سے محبت کرو کہ جس شخص نے بھی انہیں حقیر سمجھا اور ان کے سامنے غرور کا مظاہرہ کیا وہ دین خدا سے پھسل گیا اور پروردگار اسے ذلیل بھی کرے گا اور سزا بھی دے گا، ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ پروردگار نے مجھے غریب مسلمانوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور یاد رکھو کہ جو بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل کرے گا، خداوند اس پر عذاب اور حقارت آمیز عذاب نازل کرے گا کہ لوگ اس سے بیزار رہیں گے اور خدائی سزا اس سے زیادہ سخت ہوگی، اپنے مسلمان غریب بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تمہارے اوپر ان کا حق ہے کہ ان سے محبت کرو، پروردگار نے اپنے رسول کو ان کی محبت کا حکم دیا ہے، اب اگر کسی شخص نے ان سے محبت نہ کی جن کی محبت کا خدا نے حکم دیا ہے تو اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی اور جس نے ایسا کیا اور اسی حال میں مر گیا وہ گمراہ دنیا سے جائے گا۔

دیکھو اپنی بڑائی اور تکبر سے دور رہو کہ کبریائی پروردگار کی ردا ہے اور جو اس میں خدا سے مقابلہ کرے گا وہ اسے روز قیامت ذلیل کر دے گا اور دنیا میں اس کی کمر توڑ دے گا، خبردار ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کہ یہ نیک بندوں کا طریقہ نہیں ہے، جو شخص بھی کسی پر ظلم کرے گا اس کا مظلوم خود اس کی گردن پر ہوگا اور خدا اس کے خلاف مظلوم کی مدد کرے گا اور جس خدا مدد کر دے گا وہی کامیاب ہوگا اور غالب آجائے گا۔

خبردار ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرنا کہ کفر کی اصل حسد ہی ہے اور خبردار کسی مظلوم مسلمان کے خلاف کسی کی امداد نہ کرنا کہ وہ بد دعا کر دے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی، رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ مظلوم مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی امداد کرتے رہنا کہ ہمارے جد رسول اکرم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی امداد ایک کار خیر ہے اور اس کا ثواب ایک ماہ کے روزہ اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے زیادہ ہے۔

اور خبردار کسی مسلمان بھائی پر غربت میں دباؤ مت ڈالنا کہ اگر تمہارا کوئی حق ہے تو زبردستی وصول کرو کہ ہمارے

جد رسول اکرم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو مسلمان پر تنگی کرنے کا حق نہیں ہے اور جو شخص غریب مسلمان کو مہلت دیدے گا خدا اس دن اسے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ اور یاد رکھو کہ اسلام سپردگی کا نام ہے، جس نے اپنے کو خدا کے سپرد کر دیا وہ مسلمان ہو گیا اور جو ایسا نہ کرسکا وہ واقعاً مسلمان نہیں ہے جو اپنے نفس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے کہ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔

اور خبردار معصیت سے دور رہنا کہ جو معصیت کا ارتکاب کرے گا وہ اپنے ہی ساتھ برائی کرے گا اور اچھائی اور برائی کے درمیان کوئی تیسری قسم نہیں ہے، اچھائی کرنے والوں کے لئے پروردگار کے یہاں جنت ہے اور برائی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے لہذا اطاعت پر عمل کرو اور معصیت سے پرہیز کرو۔

اور یاد رکھو خدا سے کوئی شے بھی بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل نہ کوئی اور ... جو شخص چاہتا ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے اس کا فرض ہے کہ رضائے خدا کو طلب کرے اور یہ بھی معلوم رہے کہ رضائے خدا اس کی اطاعت اور رسول و آل رسول کی معصیت ہے اور ان کے چھوٹے بڑے کسی بھی فضل کا انکار کے بعد رضائے خدا کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اسی کو تلاش کرتے رہو کہ کوئی قوت و طاقت اس کے علاوہ نہیں ہے، اپنے نفس کو دنیا کی بلاؤں کے برداشت کرنے پر آمادہ کرو کہ ولایت و اطاعت خدا و رسول و آل رسول میں مسلسل بلاؤں کا نزول بھی آخرت میں تمام دنیا کے اقتدار اور اس کی ان مسلسل نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے جس میں ان لوگوں سے محبت رکھی جائے جن کی محبت اور اطاعت سے خدا نے منع کیا ہے۔

یاد رکھو پروردگار نے صرف ان ائمہ کی محبت کا حکم دیا ہے جن کا ذکر سورہ انبیاء آیت نمبر

73

میں کیا ہے اور جن کی محبت و اطاعت سے منع کیا ہے، وہ سب ائمہ ضلال میں جن کا کام جہنم کی طرف دعوت دینا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار جب بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جب یہ نعمت دیتا ہے تو اس کی زبان پر حق جاری کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حق کو جاگزیں کر دیتا ہے اور وہ اسی پر عمل کرنے لگتا ہے اور جب ایسا کر دیتا ہے تو اس کا اسلام مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اسی حال میں مرجائے تو حقیقی مسلمان مرتا ہے، لیکن اگر وہ کسی کو خیر نہیں دینا چاہتا ہے تو اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ بالکل تنگ ہو جاتا ہے کہ اگر حق زبان پر جاری بھی ہو جائے تو دل میں جاگزیں نہیں ہوتا ہے اور جب ایسا نہیں ہوتا ہے تو اس پر عمل کرنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے اور اس حال میں مرجانے والا منافقین میں شمار ہوتا ہے اور جو وہ حق زبان پر جاری ہو کر دل کی گہرائیوں میں نہ اتر سکے اور اس پر عمل نہ ہو سکے وہ روز قیامت ایک حجت بن جاتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور دعا کرو کہ تمہارے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دے اور تمہاری زبانوں کو حق کے ساتھ گویا بنادے تا کہ اسی حال میں دنیا سے جاؤ اور تمہاری بازگشت نیک بندوں جیسی ہو کہ اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے اور ساری حمد اسی رب العالمین کے لئے ہے۔

اور جو شخص بھی یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے، کیا اس نے پیغمبر اکرم کا یہ خطاب نہیں سنا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تا کہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ (آل عمران

31

)- خدا کی قسم کوئی شخص بھی خدا کی اطاعت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا ہمارے اتباع کو شامل کر دیتا ہے اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا اسے محبوب بنا لیتا ہے اور پھر جو شخص ہمارا اتباع چھوڑ دیتا ہے وہ ہمارا دشمن ہو جاتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہو جاتا ہے وہ خدا کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے اور جو ایسا ہو جاتا ہے خدا اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور منہ کو بھل جہنم میں ڈال دیتا ہے والحمدلہ رب

العالمین - (کافی

8

ص

4

)-

779

- عبدالسلام بن صالح

!الہروی

میں نے امام رضا (ع) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتے تو عرض کیا کہ آپ کا امر کس طرح زندہ کیا جاتا ہے؟ فرمایا ہمارے علوم سیکھا جاتا ہے اور پھر لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ لوگ (ہمارے کلام کے محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو خود بخود ہمارا اتباع کرنے لگیں گے،) عیون اخبار الرضا (ع

1

ص

307

/

69

معانی الاخبار ص ،

180

/

1

)-

780

- امام رضا (ع) نے عبدالعظیم الحسنی سے فرمایا کہ ہمارے دوستوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار شیطان کو اپنے نفس پر کوئی راستہ نہ دیں اور ان کو حکم دینا کہ سچ بولیں ، امانتیں ادا کریں اور سکوت اختیار کریں بلاوجہ بحث نہ کریں، ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہیں ، ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کہ اسی میں ہماری قرابت ہے اور آپس میں پھوٹ نہ پیدا کریں کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور میرے کسی دوست کو ناراض کرے گا تو میں خدا سے دعا کروں گا کہ اس پر دنیا میں بھی بدترین عذاب کرے اور آخرت میں تو بہر حال وہ خسارہ والوں میں ہوگا۔

انہیں یہ بھی بتادینا کہ خدا ان کے نیک کرداروں کو بخش دے گا اور برے اعمال والوں سے بھی درگزر کر دے گا لیکن شرک کرنے والوں اور ہمارے دوستوں کو اذیت کرنے والوں یا ان کے ساتھ برائی چاہنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گا جب تک اپنے عمل سے باز نہ آجائیں... ہاں اگر اپنی حرکت سے باز آگئے تو خیر ہے، ورنہ وہ ان کے دل سے ایمان کی روح نکال لے گا اور اسے ہماری ولایت سے نکال باہر کرے گا اور اس کا ہماری محبت میں کوئی حصہ نہ ہوگا، اللہ اس دن سے پناہ دے۔ (الاختصاص ص

247

)-

Source URL:

<https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%DA%86%DB%81%D8%A7%D8%B1%D9%85-%>

D8%AC%D8%A7%D9%85%D8%B9-

%D9%88%D8%B5%D8%A7%DB%8C%D8%A7%D8%A6%DB%92-

%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9